اخبار جو نرست از بس روئیدن | زدگشت دلیل حق مبرہن ہر تن | اعجاز نہشت سر لبن سال دیدہ | منشور محمدی ست جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویا بمصفہ سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۵ اوین ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار بھیجنے اخبار عشرہ و ایضاً مین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہی احد ہے | سلطان قدم و ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوا ہے ایک لفظ کن سے | اختارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالے | محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب اتمام | منشور محمدی رکھا نام

ای صل علی رسول امجد | سرور پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریائی
شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظرون سے گرے جہان کے خار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفیٰ ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی بقلب زار شاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہی افسر صحایف
عمدہ خبر ین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سال و مہ و روز و شب الہی | ہوا سکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اجرا منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے طبع ہوکر جن خریداروں کے پاس موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن خریداروں کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہو منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے۔ غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین پرچے نام پر اُن کے روانہ کئے جاینگے۔

رسید زر

جن حضرات نے اپنی عنایت سے قیمت اجرا منشور محمدی مرحمت فرمائی ہے اُنکے نام نامی بشکوری تمام درج ذیل کئے جاتے ہین۔

جناب محمد جلال الدین صاحب ساکن جھانسی	۵ر	
جناب عبدالباری خان صاحب ساکن بنارس	۲ر	عصا
جناب سلیمان حاجی نور محمد سیٹ صاحب ساکن بمبئی	۵ر	
جناب رسالدار نعمت خان صاحب موضع انوک بوساطت		
جناب الٰہی خان صاحب کورٹر ماسٹر دفعدار ساکن دلیسہ	۵ر	
جناب سید حلیم الدین احمد صاحب ضلعدار نہر اگرہ بوساطت		
جناب منشی نجم الدین احمد صاحب سب اوورسیر نہر گنگ	۵ر	
جناب سید علی نقی صاحب دیوان غلام طاہر وغلام طہ صاحب		
بوساطت صاحب موصوف	۵ر	
جناب محمد عباد اللہ خان صاحب کوتوال بوساطت صاحب موصوف	۵ر	
جناب سید ہوسی صاحب و شیخ پیار بخش صاحب چوکیدار ان		
نہر گنگ بوساطت صاحب موصوف	۵ر	

رسید زر

از انجمن محمدیہ کوئمتور بوساطت جناب محمد پیر خان صاحب منشی عنا

اشتہار اخبار خیر خواہ اسلام بمبئی

یہہ اخبار مہینہ مین تین بار مقام بمبئی بھنڈی بازار سے شایع ہوتا ہے ۲ اس اخبار کے اجرا سے اصلی مقصد مسلمانون مین اتفاق اور ہمدردی پیدا کرنا ہے علاوہ اسکے سلوشن آرمی یعنے مکتی فوج کے حالات سے بھی وقتاً فوقتاً مسلمانون کو اطلاع دیجائیگی۔ تاکہ سب مسلمان اُنکے حرکات سے مطلع ہوکر کسی طرح سے گمراہ نہو جاوین۔ ۳ یہہ اخبار گویا اسلام کا سچا وکیل ہے اور جہانتک ہوسکیگا قوم کی سچی ہمدردی مین کوتاہی نکریگا۔ بلکہ ہمیشہ اسلام کی خیر خواہی مین سرگرم رہیگا۔ قیمت سالانہ گورنمنٹ و والیان ملک سے عنہ ۲ امرا و رؤسا و اعلیٰ عہدہ دارون سے عنہ ۱ سالانہ عوام شایقین سے ۱ روپیہ سالانہ علاوہ محصول ڈاک لی جاویگی۔ طالب علمون اور غریب مسلمانون کے واسطے قیمت مین کمی ہوسکتی ہے۔ تمام خطوط اور زر متعلقہ اخبار بنام شیخ ریاض الدین احمد مالک و مہتمم اخبار خیر خواہ اسلام بمبئی بھنڈی بازار بھیجنا چاہئے۔ بیرنگ خطوط ہرگز مطبع مین نہ لیا جائیگا بیشک قیمت کی میعاد ایک سال کے واسطے ۲ ماہ ۶ ماہی کے واسطے ۳ ماہ سہ ماہی کے لئے ایک ماہ ۳ سہ ماہی کے واسطے ۱۵ روز۔

جو صاحب سہ ماہی کے اندر اخبار لینا موقوف کردینگے اونسے سہ ماہی کی قیمت لیجائیگی۔ اور اخبار برابر جاری رہیگا۔

پرچہ نمونہ کی قیمت ۲ر

المشتہر

شیخ ریاض الدین احمد مالک و مہتمم اخبار خیر خواہ اسلام بمبئی نل بازار

اشتہار واجب الاظہار از جانب انجمن تہذیب بمبئی

تمام مسلمانون کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آجکل ایک جماعت پادریون کی بمبئی مین آئی ہے اور اپنے تئین سلویشن آرمی یعنے فوج نجات دہندہ کے نام سے مشہور کیا ہی اور ناٹکون اور خیمون مین اپنے مذہب کا وعظ کرتے ہین اور غیر مذہب والون کو گنہگار اور پاپی کہتے ہین بہت سے نادان مسلمان ایک نئی بات سمجھکر اس وعظ مین شریک ہوتے ہین اور بعض اوقات فتنہ و فساد سے نمودار ہوتا ہے چنانچہ تین مسلمان انہین پادریون کے سبب بید و جرمانہ کے سزایاب ہوے پس اراکین انجمن تہذیب بمبئی کی طرف سے بذریعہ اس اشتہار کے مسلمانون کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے مجمع مین جہان پر توہین اسلام علانیہ بیان ہوتے ہو ہرگز شریک نہون چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک کے پانچوین پارہ سولہوین رکوع مین نہایت تاکید سے اسطرح فرمایا ہے وقد نزّل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بھا ویستہزیٰ بہا فلا تقعدوا معھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث انکم اذا مثلھم ان اللہ جامع المنافقین و الکٰفرین فی جھنّم جمیعًا اور حدیث مین بھی سخت ممانعت کی ہے چنانچہ دارمی نے روایت کی ہے وہ مسلمانون کو مروجہ اناجیل کے پڑھنے سے بالکل مانع ہے فقط۔

ریاض الدین احمد پیشکار اول انجمن تہذیب بمبئی۔

قبول اسلام

مخدوم و مکرم مخلصان جناب محمد شریف صاحب مالک مطبع

منشور محمدی بخلوہ دامت برکاتہ۔

بعد سلام مسنون الاسلام۔ کہا فضل الٰہی ہے کہ اس ضلع چاندہ مین باوجود تقرر مشن دربادی ہزار ہا روپیہ جو مشن کی طرف سے ریورنڈ و واعظان دین مسیحی کی صرف مین آتا ہے اسقدر لوگ کرستان نہین ہوتے جسقدر مشرف باسلام ہوتے ہین۔ ای حامیان دین اسلام و ناظران اخبار منشور محمدی یہ بات غور و لحاظ کے قابل ہے کہ اکثر کرستان جو شاذ و نادر ابتدای تقرر مشن سے اس ضلع مین ہوے ہین سوا ایک دو دہیرون کے جنکو مہار کہتے ہین اور کوئی نہ نکلیگا اور مسلمان شدون کی تعداد صرف اسی مدت مین دو سو سے کم نہین ہے برہمنان و راجپوت امین اکثر ہین جو چاہے مجھہ سے دریافت کرلے فہرست لکھدونگا انشاء اللہ تعالیٰ عرصہ ایک ہفتہ کا ہوتا ہے کہ زبانی سید اشرف سنگنہ ہر اگدہ کے معلوم ہوا کہ تاریخ ۲ ماہ ربیع الاوّل سنہ ۱۳ روز جمعہ کو مسماۃ حسین بی بیوہ جناب مولوی محمد عبدالرحیم خان صاحب رئیس قصبہ بہانکروندی سے دریافت کیا کہ میرا لڑکا رائپور کو گیا ہے نہ خط بھیجا اور نہ ہنوز وہ آیا محلہ کی ہندو عورتین کہتی ہین کہ اگر تو گدہ بنتی اور ناریل مانگتی دیو کو چڑھاوین تو تیرا لڑکا جلدی واپس آویگا اسمین آپ کیا فرماتے ہین۔ اسپر مولوی صاحب مخدوم نے وہ حدیث جسمین حق جل و علا کی بیان فرمائی کہ گو سامعین اکثر ہندو مذہب تھے لیکن بت بنگئے تھے اور سب نے زبانی اقرار کیا کہ سچ ہے سوا ے حکم و مرضی خدا کی کسی دیو و جن سے کچھہ نہین ہوسکتا۔ لیکن ہم خدا ایشور کو کہتی ہین فقط اسی گرمی ہنگامہ وعظ مین مسمات گومی قوم مانانے جو کہے کہے اقام کے

ہین نہایت ولولہ قلبی و جوش دلی سے ظاہر کی اور اسپر
مجمع عام مین بول اوٹھے کہ مجھکو مذہب مسلمانی پسند ہی اور
سب نام مسلمانون کے بہت اچھے نظر آتے ہین مین چاہتی ہون
کہ مسلمان ہون چنانچہ اوسی وقت مولوی صاحب موصوف
نے وضو و غسل کراکر کلمہ شہادت و طیب پڑہا دیا ع ای خدا
قربان احسانت شوم * بعد دریافت اس خبر کے معلوم ہوا
کہ مسمی شیر خان کا شتکار موضع ناپور سے نکاح اس عورت
کا مولوی صاحب نے پڑہا دیا اور نام رحمت بی رکھا گیا ع
برین مژدہ گر جان فشانم رواست * امید کہ گوشۂ
اخبار منشور محمدی مین اس اعلان اسلام کو جای دیکر مشتہر
کیجئے - مرقوم ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۸۳ء مقام قصبہ پرپوری
ضلع چاندا - راقم اخم میر حسن علے عفی عنہ -

بقیہ رسالت اور کرامت

اوسنے جواب مین کہا انسان صرف روٹی سے نہین بلکہ ہر ایک
بات سے جو خدا کی منہہ سے نکلتی جیتا ہی - تب شیطان اوسی
مقدس شہر مین اپنے ساتھ لے گیا اور ہیکل کے کنگورے
پر اوسے کھڑا کرکے کہا - اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئین
نیچے گرا دے کیونکہ لکہا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتون
کو فرمائے گا اور وے تجھے ہاتھون پر اوٹھا لینگے ایسا نہو کہ
تیرے پانون کو پتھر سے ٹھیس لگے - یسوع نے اوسے
کہا کہ یہ بہی لکہا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما
ای ناظرین اخبار انصاف سے انجیل متی کے آیات مذکورہ
پر غور فرمائیے کہ شیطان نے حضرت مسیح سے جو نعوذ باللہ بقول
عیسایون کے خدا کا اکلوتا بیٹا تھا اور جسکو ہر ایک قسم کا
اختیار حاصل تھا آزمایش کے طور پر چند معجزات طلب کئے

اور حضرت مسیح نے باوجود خدا کے بیٹے ہونے کے صاف
انکار کیا شیطان نے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر کو
روٹی بنا دے مسیح نے بجاے روٹی بنانے کے یہہ جواب
دیا کہ انسان صرف روٹی سے نہین بلکہ ہر ایک بات سے
جو خدا کے منہہ سے نکلتی جیتا ہی دیکھئے اس جواب کو
شیطان کے سوال سے کیا نسبت ہی شیطان تو یہہ کہتا ہی
کہ اگر تو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا جانتا ہے تو اس پتھر کو
روٹی بنا دے تاکہ اس خرق عادت اور معجزہ سے تیرا ابن اللہ
ہونے پر استدلال کیا جاوے اور خدا کا بیٹا کہتا ہے کہ آدمی
روٹی سے نہین جیتا بلکہ خدا کی باتون سے واہ سوال از
آسمان جواب از ریسمان مسیح نے نعوذ باللہ بقول عیسایون
کے خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا تھا کیا اچھا معجزہ دکھایا ہے
شیطان کو اوسکے ابن اللہ ہونے پر خوب ہی یقین ہوگیا
ہوگا اگر مسیح مین معجزہ دکھانیکے طاقت نہی تو شیطان کے
کہنے پر پتھر کو کیون نہ روٹی بنا دیا جواب نامناسب سے
کیون تال مٹولا کیا کیون حضرت محقق صاحب اب
آپکی نزدیک مسیح کی رسالت بے کرامت ہی یا باکرامت
جب شیطان نے اپنے پہلے سوال کا جواب معقول نہ
پایا یعنے مسیح پتھر کو روٹی نہ بنا سکا تو مزید تحقیقات کے
واسطے پھر مسیح سے یہہ درخواست کی کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے
تو اپنے آپ کو اس ہیکل سے نیچے گرا دے اگر تو بچ گیا تو
تیرے ابن اللہ ہونے پر ایک حجت قایم ہوگی ورنہ خیر
مسیح نے اس سوال کے جواب مین کہا کہ خدا کو آزمانا نہین
چاہئے واہ واہ کیا عمدہ جواب اور کیا اچھا معجزہ دکھایا
ہے شیطان بہی خدا کے بیٹے کی طاقت اعجاز اور لیاقت

پر فدا اور خوش ہوگیا ہوگا شیطان تو کہتا ہے
کہ معجزہ دکھا اور مسیح کہتا ہی خدا کو آزمانا نہین چاہیئے
جب معجزہ نہ دکھا سکا تو یہہ عذر کیا کہ خدا کو آزمانا گناہ
ہے اجی حضرت شیطان نے خدا کو کیا آزمانا تھا وہ تو مسیح سے
ایک معجزہ طلب کرتا تھا تاکہ اوسکے خدا کی اکلوتی بیٹے ہونے
پر استدلال کرے محقق صاحب کیا اس انکار سے مسیح
کے ابنیت مین فرق نہین آسکتا اور کیا اس سے یہہ نہین
سمجھا جا سکتا کہ خدا کے بیٹے مین معجزات دکھانے کی طاقت
نہ تھی اگر طاقت ہوتی تو شیطان کو کیون نہ دکھاتا کیا وجہ
کہ مسیح نے شیطان کو ایک نشانی بھی نہ دکھائی حالانکہ
بقول آپکے اوسکی ذات مین معجزات دکھانے کی طاقت
تھی شیطان بار بار کہتا رہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کوئی
نشانی دکھا مگر مسیح سے ایک بھی نہ بن سکی اسی واسطے
شیطان نے اخیر پر تنگ ہوکر اور یہہ بات سمجھکر کہ مسیح کا
صرف دعوی ہی دعوی ہے حقیقت مین کچھہ نہین مسیح کو کہا
کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو یہہ سب کچھہ اور ساری دنیا کے
بادشاہتین اور اونکی شان وشوکت جو تو اس وقت
اپنی آنکھون کے سامہنے دیکھتا ہے تجھے دیدونگا دیکھو
انجیل متی باب ۴ ورس ۸ و ۹ - شیطان کے قول کا یہہ
مطلب ہے کہ ای خدا کے بیٹے تجھ سے تو کچھ نہ ہوسکا آ
مین تجھکو دنیا کے کل بادشاہتین اور اونکی شان و
شوکت بخشتا ہون بشرطیکہ اوسکی حضور مین تو مجھکو سجدہ
کرے شیطان نے جھوٹ نہین کہا تھا بلکہ انجیل مذکور سے معلوم
ہوتا ہے کہ شیطان نے مسیح کو دنیا کی بادشاہتین اور اونکی
شان وشوکت دکھادی تہین محقق صاحب اگر آپکے خداوند

کی ذات مین معجزات کے دکھانیکی طاقت اور حوصلہ ہوتا
تو شیطان کیون تمسخر اکہتا کہ آ مجھکو سجدہ کر مین تجھکو
دنیا کی بادشاہتین دیتا ہون افسوس شیطان نے اپنا کر شمہ
بھی مسیح کو دکھایا تب بھی مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے کی طاقت
اعجاز جوش مین نہ آئے -

کیون جناب اب آپکی فرضی خدا کے اکلوتے بیٹے نے اپنے
آپ کو شیطان کے معقول سوالات کا جواب شافی نہ دینے
اور معجزہ نہ دکھانے کے سبب ناقابل اور عاجز ٹھہرایا ہے
یا نہین شیطان نے جسقدر معجزات طلب کئے کیا اون مین سے
آپکی فرضی خدا کے اکلوتے بیٹے نے ایک بھی پورا کیا
اگر کچھ انصاف رکھتے ہو تو اون اعتراضات کو جو
آنحضرت پر کئے ہین واپس لے لو کیونکہ اون سے خدا کے
بیٹے کو بھی برئیت نہین آنحضرت کو اس واسطے ملزم
اور ناقابل ٹھہراتے ہو کہ اونہون نے کفار معاندین کے ایسی
اور معاندانہ درخواستون کو قبول نکرکے یہہ جواب دیا

کہ سبحان ربی ہل کنت الا بشرًا رسولا تاکہ کفار عرب
عیسائیون کی طرح رسولون اور نبیون کو خدا یا خدا کا
بیٹا اور مختار کل نہ سمجھ لین بلکہ اونکو ایک بشر اور
رسول ہی جانین کفار عرب کا یہہ خیال تھا کہ رسول مختار
کل اور خود خدا یا خدا کے بیٹے ہوتے ہین ایک تو اس
وجہہ سے کہ وہ اپنے عقاید کے روسے اپنے مسلمہ بتون اور
دیوتون کو ایسا ہی سمجھتے تھے اور ایک اس وجہہ سے کہ
عرب کے عیسائی تثلیث پرست تھے اونکی صحبت سے انکے
دلون مین یہہ بات مرکوز تھی کہ رسول مختار کل اور خدا کے
ذات مین شریک ہوتے ہین جب آنحضرت نے اون کے سوالات

اور درخواستون کو دیکھا تو اونکے خیالات کفریہ کے
تو ترنے کیواسطے بجائے معجزات دکھانے کے صاف طور پر فرمایا
کہ سبحان ربی ھل کنت الا بشرًا رسولا یعنے تمہارے
کفریات اور مرتدانہ خیالات سچے اور مطابق واقعہ نہین
ہین رسول اور نبی نہ تو خود مختار ہوتے ہین اور نہ انکو
خدا کی ذات مین کسی قسم کی شرکت حاصل ہوتی ہے
وہ تو محض خدا کے بندے اور اسکے فرمان بردار رسول
ہوتے ہین خدا کی جانب سے نبیون اور رسولون کو جو کچھ حکم
اور ارشاد ہوتا ہے اوسکی بے کم وکاست تعمیل کرتے
ہین قرآن مجید مین اس مضمون پر بہت سے آیات
وارد ہوی ہین جسطرح پر آنحضرت نے کفار عرب کو
جواب دیا اسی طرح پر حضرت مسیح نے شیطان کو جواب
دیا دونون جواب ایک ہی صورت اور نتیجہ کے ہین
بلکہ ایک طرح سے آنحضرت کے جواب مین متانت اور
غریبی اور حلیمی زیادہ ہے ہمارے خیال مین آنحضرت کا
ایسے وقت مین کہ جب کفار عرب اور عیسائی بتون
اور مسیح کو خود یا خدا کا بیٹا مانے بیٹھے تھے جواب
مذکور دینا نہایت ہی ضروری اور مناسب تھا اوس
عمدہ جواب سے کفار عرب کے آنکھین کھل گئین کہ رسولون
اور نبیون کو بذاتہ کوئی اختیار اور قدرت نہین ہوتی اور نہ
اونکو خدا کی ذات سے شرکت اور نسبت کا رشتہ حاصل
ہوتا ہے وہ بھی اور بندون کی طرح خداوند کریم کے محتاج
اور فرمان بردار بندے ہوتے ہین اس واجبی تادیب اور تنبیہ نے
وہ اثر کیا کہ شرک اور بت پرستی کے گویا جڑ کٹ گئی اور لوگون
کے دلون مین زور سے یہ بات جم گئی کہ عیسائی لوگ اور

کفار جو حضرت عیسیٰ کو خود خدا یا خدا کا بیٹا اور بتون کو
خدا کا شریک اور مختار قرار دیتے ہین محض لغو ہی نہین
ہے بلکہ پرلے درجہ کا ازلی اور کفر اور بے دینی ہے
آنحضرت کی اس عمدہ جواب سے معجزات کا انکار لازم نہین
آتا اور اگر محقق صاحب اس جواب سے انکار معجزات
مراد لیتے ہین تو حضرت مسیح کے انکار مذکور کو جو شیطان کے
مقابلہ مین کیا گیا ہے کس محمل پر لیجا دینگے اگر کہو کہ حضرت
مسیح نے شیطان کے مقابلہ مین انکار کیا ہے کہ جو ایک پرلے
بے دین اور شرارتی تھا تو جواب یہہ ہے کہ علی ہذا القیاس
کفار عرب بھی بے دین اور شریر الامزجہ تھے اگر کہو کہ
شیطان نے حضرت مسیح سے آزمایش اور معاندت کے طور
پر سوالات اور درخواست کی تھی تو جواب یہہ ہے
کہ اہل یہود اور کفار عرب بھی آنحضرت سے آزمایش
اور معاندت سے سوالات اور درخواست کرتے تھے
جسطرح پر شیطان کو مسیح سے معجزات طلب کرنے مین احقاق
حق منظور نہین تھا اسیطرح پر اہل یہود اور کفار
عرب کو آنحضرت سے مختلف معجزات طلب کرتے وقت
احقاق حق منظور نہین تھا محض عداوت اور کاوش
اور ہٹ دہرمی اور معاندت سے طلب کرتے تھے کفار
عرب کی معاندت اور شرارت کو خداوند کریم نے قرآن
مجید مین ایک مرتبہ چھوڑ کر کئی ایک دفعہ بیان کیا ہے
اور صاف طور پر جتلایا ہے کہ لوگ ہماری رسول کے معجزات
اور نشانیون کو معاندت اور کاوش کے باعث جتلاتے

قولہ پھر دیکھو سورۂ انعام آیت ۱۰۹ - ۱۱۱ - اور
قسمین کھاتے ہین اللہ کی تاکید سے کہ اگر اونکو ایک نشانی

پہنچے اللہ اوسکو مانین دیکھو محمدی لوگ متعدد معجزے بیان کرتے ہین اور منکران نبوت کہتے ہین کہ اگر ایک نشانی دکھاوے تو اوسکو مانین ہان لوگ تاکید سے قسمین کہا کہا کر کہتے تھے کہ کوئی نشانی دکھا ہم مانینگے مگر آپ بسبب معجزات کے ناداری کے باتون مین ڈال دیتے تھے - غذر نمبر ۴ یہہ کہکر کہ نشانیان تو اللہ کے پاس ہین اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وے آوینگے تو وے نہ مانینگے اور اگر ہم اون پر اوتارین فرشتے اور اون سے بولین مردے اور جلاوین ہم ہر چیز اون کے سامہنے ہرگز ماننے والے نہین ظاہر ہے کہ معجزہ برخلاف منکرون کے ثبوت نبوت کے لئے ضروری تھا نہ کہ ایمان داروں کے لئے مگر حضرت اپنی نافابلیت کو لوگون کو بے ایمان کہکر چھپاتے ہین ہمین نہایت خوشی ہوتی اگر حضرت ایسا نہ کہتے اور کچھہ کرکے دکھاتے -

اقول آیات مترجمہ و محولہ محقق صاحب یہہ ہین -

واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیومنن بہا قل انما الآیات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یومنون و نقلب افئدتہم وابصارہم کما لم یومنوا بہ اول مرۃ ونذرہم فی طغیانہم یعمہون ولو اننا نزلنا الیہم الملائکۃ وکلمہم الموتی وحشرنا علیہم کل شیء قبلا ما کانوا لیومنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرہم یجہلون - محقق صاحب نے ان آیات کو پورا نہین لکہا بلکہ آیت افئدتہم وابصارہم کو مطلق چھوڑ گئے یہہ چالاکی اس واسطے کی کہ تا اعتراض کی بنیاد نہ کہہ جاے آیت مذکور اور متروکہ شامل کرکے ساری آیتون کے یہہ معنے ہین کہ "اور قسمین کھاتے ہین اللہ کی تاکید سے کہ اگر اونکو ایک نشانی جیسے اللہ اوسکو مانین تو کہہ نشانیان تو اللہ کے پاس ہین اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وہ آوینگے تو یہہ نہ مانینگے اور ہمکو معلوم ہے کہ اونکے دل اولٹ جاوینگے اور آنکہین بند ہوجاوینگے جیسا کہ نہ ایمان لائے تھے ساتھہ اوسکے پہلے مرتبہ"

لم یومنوا بہ کا ضمیر آیت یعنے معجزہ کے طرف راجع ہے اور چھوڑ رکھینگے اپنی جوش مین بہکتے اور اگر ہم اوتارتے طرف اونکے فرشتے اور اون سے بولین مردے اور جمع کرین ہر ایک چیز کو اون کے سامہنے ہرگز ایمان نہ لاوینگے مگر جو چاہے اللہ مگر ان لوگون مین سے اکثر جاہل اور بیخبر ہین" ان آیتون کا شان نزول یہہ ہے کہ کفار مکہ عام مسلمانون کے روبرو قسمین کھا کھاکر کہتے تہے کہ اگر محمد صاحب ہمارے مطلوبہ اور مخصوصہ معجزات مین سے ایک معجزہ بھی دکہائین تو ہم ایمان لے آوینگے خداوند کریم اون مسلمانون کو تنبیہ کے طور پر آنحضرت کی معرفت ارشاد فرماتا ہے کہ ای محمد ان لوگون کو کہدے کہ معجزے بلاشک اللہ کے حیطۂ قدرت مین ہین نبیون کو جسقدر عطا ہوتی ہین ظاہر کرتی ہین نبیون کو ذاتی اختیار نہین جیسا کہ کفار مکہ کے گمان رکھتے ہین تمکو معلوم نہین یہہ کافر معجزات کے دیکھنے پر بھی اپنے دلون اور آنکہون کو منکر اور بند کر لینگے خدا کو انکی کاوش اور عناد کا حال اچھی طرح پر معلوم ہے یہہ وہ ہی لوگ تو ہین کہ پہلی نشانی یا معجزہ دیکھکر منکر ہو چکے ہین اگر اونپر فرشتے نازل ہون اور مردے باتین کرین تب بھی اپنی جہالت کے باعث ایمان

نہ لاوین گے - اگر انکو ایمان لانیکا شوق ہوتا تو پہلے معجزہ کے دیکھنے پر ہی کیون نہ ایمان لاتے - اب جو دوبارہ معجزہ کی خواستگار ہوتے ہین ایمان لانے کے واسطے نہین بلکہ ازراہ شرارت وعناد آیت قرانی لم یومنوا بہ اوّل مرّۃ مین سے بہ کی ضمیر معجزہ کیطرف راجع ہے یعنی اوّل مرتبہ کے معجزہ دیکھنے پر ایمان نہ لائے جیسا کہ تفسیر اشرفی اور خطیب مین لکھا ہے لم یومنوا بہ ای بما انزل الیک من الآیات - والبراہین البینۃ - آیت بھی معجزہ کو کہتے ہین جیسا کہ اسی آیت کے پہلے حصہ مین وارد ہوا ہے دیکھو جملہ - لئن جاءتہم آیۃ" جسکو محقق صاحب نے بھی معجزہ کے معنون سے استعمال کیا ہی - اور برہان بھی معجزہ کو کہتے ہین چنانچہ حضرت موسیٰ کے قصہ مین ارشاد ہوتا ہے فذالک برہانان من ربک اور اسی طرح آنحضرت کی طرف اشارہ ہے قد جاءکم برہان من ربکم واذا جاءتہم آیۃ" الخ اگر محقق صاحب کہین کہ نہین یہ کی ضمیر قرآن یا قرآن کی آیت کے طرف راجع ہی تو یہہ جواب ہے کہ اس موقع پر قرآن یا قرآن کی کسی آیت پر ایمان لانی اور ظاہر کرنیکا ذکر نہین بلکہ نشانیون اور معجزات کا جیسا کہ آیت لئن جاءتہم آیۃ" اور لو نزلنا الیہم الملائکۃ وکلمہم الموتی سے ثابت ہوتا ہے اگر آیت یعنے قرآن کے کسی جملہ کا ذکر ہوتا تو لو نزلنا الیہم الملائکۃ وکلمہم الموتی کے کہنے کی کیا ضرورت تھی افسوس محقق صاحب نے فقرہ لم یومنوا بہ پر نظر کرکے خواہ مخواہ اپنا اور ہمارا وقت ضایع کیا یہہ نہ خیال کیا کہ جس فقرۂ قرآنی سے آنحضرت کے ذات مین معجزات کی طاقت کے نہ ہونی کے ثابت کرنیکا ارادہ کیا ہی وہ ہی فقرہ تو آنحضرت کے معجزات ثابت کرنیکے واسطے دلیل واثق اور برہان کامل ہے محقق صاحب نے فقرۂ قرانی قل انما الآیات عند اللہ سے جو آنحضرت کی نفی کا ادعا کیا ہے یہہ دو وجہ سے مخدوش ہے اوّل یہہ کہ جب قرآن نے انہین آیتون مین آگے چلکر خود کہہ دیا ہے کہ لم یومنوا بہ تو پھر نفی کرنے کا کیا باعث اور دوسرا یہہ کہ آیت مذکور سے صرف معاندین سے بوجہ خاص اعراض معلوم ہوتا ہی نہ کہ انکا اعراض بھی ایسا کہ جو نہایت ضروری الوجود تھا اعراض مذکور سے کفار مکہ کو صاف ثابت ہوگیا کہ سب کچھہ خدا ہی کے اختیار اور قدرت مین ہے رسولون یا نبیون کو بلا اوسکی امداد اور مہربانی اور عنایت کے کچھہ اختیار نہین اس اعراض سے وہ بڑا اور ضروری مطلب یعنی انتشار توحید جسکی قایم کرنے کے واسطے آنحضرت مبعوث ہوے تھے قایم اور ظاہر ہوگیا) آپ کا یہہ فرمانا کہ معجزہ برخلاف منکرون کے ثبوت نبوت کے لئے ضروری تھا نہ کہ ایمانداروں کے لئے مگر حضرت اپنی نا قابلیت کو لوگون کو بے ایمان کہہ کر چھپاتے ہین ہمین نہایت خوشی ہوتی کہ اگر حضرت ایسا نہ کہتے اور کچھہ کرکے دکھاتے") طرز قرآن اور اپنے کتابون کی ناواقفی کی دلیل ہے محقق صاحب منکران نبوت ایک قسم کی نہین ہین ایک وہ منکر ہوتے ہین کہ جو محض اس واسطے انکار کرتے ہین کہ انہون نے کسی رسول یا نبی سے کوئی نشانی نہین دیکھی ہوتی اور ایک منکر وہ ہوتے ہین کہ جو باوجود معجزات دیکھنے کے عناد اور ضد سے انکار کرتے ہین پہلی قسم کے منکرون کو بلاشک معجزہ دکھانا ضروری ہے لاکن دوسری قسم کے معاند اور ضدی منکرون کو معجزات دکھانی بالکل فضول اور لغو ہین آنحضرت سے جو کفار معجزات طلب کرتے تھے - باقی آیندہ

طبع بحر الاسلام بکلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -